پروفیسر ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی*

عہد جدید میں خواتین کی سیرت نگاری
ایک تنقیدی مطالعہ

خواتین عصر حاضر اپنے اپنے سماج و تہذیب کی پروردہ اسی طرح ہیں جس طرح ان کے صنف سخت کے افراد و اشخاص ہیں، تعلیم نسواں اور تہذیب صنف نازک کے اداروں نے ان کی فطری لیاقتوں اور علمی صلاحیتوں کی صیقل گری کر کے ان کو مردانہ معاشرت میں ایک درجہ دے دیا ہے۔ عالم نسوانیت اور کائناتِ مردانیت کے افراد و طبقات اور معاشرہ و سماج کے گوناگوں تقابلی امتیازات سے اب بحث لاطائل سی ہے۔ فطری صلاحیتوں اور ذہنی و عقلی پسماندگی زن کا تصور بھی اب خیال خام ہے اور روایتی مذہبی نظریہ ناقص دین و عقل اب ایک مفروضہ غریبہ سمجھا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات نے ہر زمانے میں نسوانی ذہانت و فطانت حتی کی عبقریت تک کو تسلیم کیا اور اپنی جلاگری اور جلوہ سامانی سے ان کو درجہ کمال پر فائز کیا۔ حضرت مریم بنت عمران، حضرت آسیہ زوجہ فرعون بعد کے دور کی دلالت ٹھہریں، لیکن ان کی پیش رو عبقریات حضرت ہاجرہؑ، حضرت سارہ جیسی عظیم بناتِ حوا بھی ہیں۔ اسلام کے کامل و جامع اور خاتم معمل محمدی اور کارخانہ شخصیت ساز نے حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ اور دوسری امہات المومنین و خواتینِ اسلام کا ایک جہانِ عبقری پیدا کیا۔

جہانِ انسانیت کے دونوں ممتاز و منفرد طبقات مرد و زن کو ان کی خاص فطری صلاحیتوں کے مطابق ان کے خاص میدانِ کارگزاری میں کار فرما کیا۔ مردانہ قومیت اور سیادت کا ایک لازوال قانون قدرت ہے اور رسالت و نبوت کے دینی مقام و مرتبے کے سبب سماجی و فطری وجاہت و تقدیم پر دلالت بھی، مگر اس جہانِ آب و گل میں فانی و محدود انسان اور دیگر مخلوق کو کسی قسم کی مطلقیت حاصل نہیں، ایک

---

*۔ ڈائریکٹر (سابق) ادارہ علوم اسلامیہ، شاہ ولی اللہ دہلوی ریسرچ سیل، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

اضافی حقیقت البتہ ضرور ہے جو پلے اٹھاتی جھکاتی ہے۔ ماں کی مرتبت، زوجہ نبوی کی عظمت، امہات المومنین کی رفعت، بنات طاہرات کی منزلت اور خواتین اسلام میں صحابیات کی بلند پائے گی بے مثال ہے۔ اسی کے ساتھ یہ حقیقت بھی ناقابل تردید ہے کہ ان کی صنفی حدبندیوں نے ان کی کارگزاری کے میدان مختلف کردیے ہیں، جو اپنی جگہ کسی طرح فروتر نہیں۔ عام عالمی عبقریات نے اور خواتینِ اسلام بالخصوص امہات المومنین نے ان حدبندیوں میں اپنی بصیرت و دور نگاہی سے مردانہ میدانوں میں بھی قابل قدر کار فرمائی کی۔ خاص سیرت نگاری کے میدان جلیل و جمیل میں امہات المومنین کے خاص کارناموں اور دیگر صحابیات و خواتینِ اسلام کے عطایا کا تجزیہ ابھی تک مردان حر پر بھی باقی ہے۔ عہد جدید کی خواتین عالم، خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم، مشرقی ہوں یا مغربی، اسلامی نقطہ نظر سے امت محمدی میں شامل اور امہات المومنین کی اولاد جمیلہ ہیں۔

جدید سیرت نگاری میں خواتین عام اور عبقریات اسلام نے تالیف و تدوین اور تحقیق و تصنیف کے میدان میں قدم ذرا دیر میں رکھا۔ سببِ تاخیر ان کی کم نگاہی اور ناقص العقلی نہیں، ان کی سماجی فروتری، صنفی درجہ بندی، دینی محدودیت اور تعلیمی و تربیتی پس ماندگی جیسی وجوہ ذمے دار ہیں۔ ان اسباب و عللِ تاخیر میں ان کی اپنی صنفی کم زوری سے زیادہ مردانہ تسلطِ بے جا اور ظالمانہ استحصالِ رجال نے زیادہ منفی کردار ادا کیا ہے۔ متاخر مسلم معاشروں میں نسائی مظلومیت و محدودیت کا موازنہ خالص اسلامی اور بالخصوص نبوی عہد کے معاشروں میں ان کی حیثیت کا موازنہ کافی ہے۔ وہ بصیرت افروز بھی ہے اور دل دوز بھی اور مدعیان اسلامیت کے لیے شرم ناک بھی۔ قرون خیر میں جہانِ نسواں کی عبقریات نے رجال اسلام کی تعلیم و تربیت کی ہے۔ علوم القرآن میں متن کلام الٰہی، تفسیر اور ان کے متعلقہ علوم و فروع، حدیث و فقہ اور سیرت و افتاد غیرہ میں صرف امہات المومنین کی سیادت ہی نہیں ہے ان کی پروردہ اور تعلیم یافتہ تابعیات اور ان کی شاگردات کا ایک زریں سلسلہ ہے، جو "اعلام النساء" کے مختلف دفاتر میں حقائق کشا ہے۔ عام مسلم معاشروں کی علمی بدحالی، سماجی مفلوک الحالی اور ذہنی و فطری پس ماندگی نے جہان نسواں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے کر خاکستر ہی تو کردیا۔ بایں ہمہ جب بھی ان کو مواقع ملے انھوں نے دوسرے میدانوں کے علاوہ سیرت نگاری میں بھی اپنے قابل قدر اور لائق نقد و تعریف عطیات چھوڑے ہیں۔

جدید عہد کے سیرتی ادبِ نسواں کا ایک عام روایتی طریق کتابیات نگاری ہے جو اپنی افادیت اور مواد کی یک جائی کے لحاظ سے اہم ہے۔ مردان کار کتابیات میں حافظ محمد عارف گھانچی نے بالخصوص

تقدم وتوسیع کے جھنڈ گاڑے تو خاتونان اسلام میں ادیبہ صدیقی نے اپنی کاوشوں کے نمونے پیش کیے۔ دوسرے مردان کار اور خواتین کارگزار نے بھی انفرادی طور سے اور بسا اوقات ایک محدود مطالعہ وتجزیہ کی صورت میں نسوانی عطیات سیرت کی جلوہ گری کی۔ ان کا ایک تجزیاتی مطالعہ اور تنقیدی محاکمہ اس مختصر کارِ مرد حقیقت تلاش میں مختلف عناوین اور گوناگوں سرخیوں کے ساتھ سردست مطلوب ہے۔ خاک سار راقم نے اپنی بساط بھر ان کی درجہ بندی کی ہے جو دوسروں کے لیے ناگزیر نہیں ہے۔ وہ اپنی بہتر تگ ودو اور تیز طراز قلم کاری سے دوسری درجہ بندی کر سکتے ہیں۔

عام سیرت نگاری میں پوری سیرت نبوی کی دو تین سطحیں نظر آتی ہیں: ایک جامع و کامل قسم کی سیرت نگاری، دوسری کتابچہ نما مختصرات کی اور تیسری ادب اطفال کی۔ موضوعات سیرت کی گوناگونی کے مطابق نسوانی سیرت نگاری، جو خاص ذات رسالت مآب ﷺ سے وابستہ بھی ہے اور بسا اوقات صرف متعلقات سے ملحق، ان میں جمال نسواں کے رنگا رنگ تنوع کی جلوہ گری ہے جیسے میلاد/مولود نبوی، اسوہ نبوی، حلیہ وسراپا، ماکولات ومشروبات نبوی، صحابہ کرام وصحابیات، امہات المومنین وغیرہ، سیرت نبوی کے مختلف اسالیب وجہات، تدوین وترتیب کے عطایا، تراجم، مقالات ومضامین اور جہان نسواں کی مشرقی ومغربی عطایا مختلف ممالک ودیار کی خواتین کی تالیفات ونگارشات، اردو، عربی، سندھی، بلوچی، براہوئی، بنگالی پنجابی اور دوسری زبانوں کی نگارشات سیرت وغیرہ۔

فن سیرت نگاری

فن سیرت نگاری کے آغاز وارتقا پر عالمی علما وماہرین نے خاص کر مستشرقین نے رجحان وفن ساز کارنامے انجام دیے ہیں۔ مسلم ماہرین وناقدین نے ان پر نقد ونظر کے ساتھ ان کی تحسین وتعریف بھی کی ہے اور برصغیر پاک وہند میں ان کے اردو تراجم مختلف علما نے کیے ہیں۔ عرب علما وماہرین فن نے بھی اپنی قرآنی زبان میں ان پر استدراک ونقد، تجزیہ وتنقید کے ساتھ ان کے تراجم مختلف کتب ورسائل میں چھاپے ہیں۔ اردو سیرت نگاری اور اس کے فن کے آغاز وارتقا کے تعلق سے انفرادی اور اجتماعی کاوشیں مجموعوں اور کتابوں اور مقالوں کی صورت میں ملتی ہیں۔ خواتین اسلام اور مصنفاتِ عالم دونوں نے فن سیرت نگاری کے مختلف جہات سے مقالات ومضامین اور کتب وتحقیقات سے اعتنا کیا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں اس جہت سیرت نگاری میں خواتین نے بعض بہت وقیع کام شائع کر کے اس کی نئی جہات تلاش کی ہیں۔

کتب

نگار سجاد ظہیر کی علمی و تحقیقی کتاب مختصر: " سیرت نگاری آغاز و ارتقا"[1] اس موضوع پر ایک نہایت علمی اور تحقیقی مطالعہ ہے جس نے گزشتہ کارناموں سے استفادہ کرکے اس جہت سیرت نگاری کو وسیع تر اور مفتخر بنایا ہے۔ وہ صرف تین اولین صدیوں کے مولفین و جامعین سیرت نبوی کے عطایا سے بحث کرتی ہے اور ۱۵۹ اکابر فن سیرت نگاری کا تذکرہ تحقیق و نقد بھی ہے۔ البتہ وہ محدود مطالعہ ہے۔

بعض دوسری خواتین نے بھی اس جہت سیرت نگاری پر طبع آزمائی کی ہوگی لیکن وہ خاک سار راقم کو دست یاب نہ ہو سکی۔

مقالات

زیبا افتخار کا مقالہ "امام المغازی محمد ابن اسحاق" الایام (رسالہ قرطاس) جلد ا شمارہ ا، جنوری- جون ۲۰۱۰ء۔ ایک عمدہ کاوش ہے اور اس کی سند یہ ہے کہ نگار سجاد ظہیر نے اسے اپنے رسالے میں چھاپا اور کتابیات میں جگہ دی۔ موصوفہ کا پی ایچ ڈی کا غیر مطبوعہ مقالہ بھی ہے۔

ثمینہ سعدیہ نے قسطلانی کی المواہب اللدنیہ کے منہج پر اور نگار سجاد ظہیر نے سید سلیمان ندوی کی سیرت نگاری پر، سمیہ اطہر نے کیرن آرام اسٹرانگ کی تصنیفات پر اور نجیبہ عارف نے نوآبادی عہد میں اردو سیرت نگاری کے رجحانات وغیرہ پر بعض مقالات لکھے ہیں اور ان کا کچھ مفصل ذکر مقالات کے باب میں آتا ہے۔

عام و کامل سیرت النبی ﷺ

اردو زبان میں عام اور کامل سیرت نبوی کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔ اسے ناکافی اور ان کی تخلیقی صلاحیتوں کی نمائندہ بھی نہیں کہا جاسکتا۔ ان کی غالب اکثریت کا تعلق ارض پاکستان سے ہے اور بعض کا ہندوستان سے۔ اس سے کم تعداد کا دوسرے ممالک سے ہے۔ عربی کتب سیرت کاملہ کی کتابیات بھی ابھی تک دست یاب نہیں، بہ ہرحال اس زبان قرآنی میں اور لسان نبوی میں خواتین کا سرمایہ ادب کافی کم ہے۔ دوسری عالمی اور علمی زبان انگریزی میں بعض مستشرقات کی کتب سیرت کے اصل متون بھی

۱۔ قرطاس کراچی ۲۰۱۰ء، ص ۱۷۲

دست یاب ہیں اور ان کے اردو، عربی تراجم بھی مل جاتے ہیں۔ علاقائی زبانوں میں کتب و نگارشات سیرت کا ایک جائزہ ان کے عنوان کے تحت لیا جائے گا اور دیگر عالمی زبانوں کی کتب سیرت سے اعتناہی نہیں کیا جاسکتا کہ ان کے بارے میں ہماری معلومات صفر ہیں اور ہو بھی جائیں تو ''زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم'' کا مرحلہ ہم ناقصان علم و زبان کو درپیش ہے۔ اردو کتب سیرت خواتین کا جائزہ بھی خاصا ادھورا ہے کہ بیشتر دست یاب نہیں اور دست یابی ممکن بھی ہوجائے تو ان کا تنقیدی تجزیہ مختصر مقالے کی بساط سے باہر ہے۔

خواتین اردو نے متعدد خوش نما عناوین اور دل فریب سرخیوں کے ساتھ اور عام روایتی ناموں سے بھی اپنی اپنی کتب سیرت مرتب کی ہیں۔ ان میں ایک منظوم سیرت النبی کا نسائی کارنامہ شمع باقر کا ہے جو اوسط/مختصر ضخامت کا ہے، لیکن وہ اپنی صنف کے لحاظ سے قابل قدر ہے۔ اردو نثر کی کتب ضخامت کے لحاظ سے کافی، اوسط اور مختصر حجم کی حامل نظر آتی ہیں کہ ان کی مصنفات اپنے اپنے مذاق و بساط کے علاوہ قارئین کی خاطر بھی ملحوظ رکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی دوسری وجوہ ہوسکتی ہیں، جن کا علم ان ہی صاحبات نگارش کو ہے۔ اس سہ گونہ تقسیم کا ایک نقشہ یہ ہے:

ضخیم کتب

خاصی وقیع ضخامت اور کافی حجم کی کتب خواتین میں شامل ہیں:

☆منورہ خلیق/منورہ نوری خلیق کی ضخیم تالیف ''معلم اعظم ﷺ'' (۵۱۲/ ۵۴۴ ص) کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس کے دو ایڈیشن ہندی و پاکی ہیں۔

☆آسیہ سحر۔ وجہ تخلیق کائنات۔ (چار سو صفحات)

☆اہلیہ ڈاکٹر سہراب انور۔ ہمارے حضور ﷺ۔ (۵۲۴ صفحات)

☆رخسانہ جبیں۔ سیرت سید المرسلین۔ (۴۱۴ ص)

☆زاہدہ بیگم۔ نور مجسم۔ جلد اول نا تمام کتاب ہے، مگر ۷۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

☆عمیرہ احمد کی کتاب سیرت بہ عنوان ''پیر کامل'' ناول کے اسلوب میں ہے اور پانچ سو سے زائد صفحات کی ضخامت رکھتی ہے۔

اوسط کتب

اوسط قد و قامت کی کتب میں چند دل چسپ عناوین کی کتب ملتی ہیں جیسے:

☆بنت الاسلام کی کتاب بہ عنوان اسوہ حسنہ (۳۵۰ص)

☆اور اسی عنوان کی رفعت اقبال کی چار مجلدات کی کتاب (قریب چار سو صفحات)

☆شاہدہ ناز قاضی۔ سراجا منیرا (۲۸۸ص)

☆فائزہ احسان صدیقی۔ العظیم (۳۰۸صفحات)

☆شہناز کوثر۔ سیرت پاک (۳۳۶ص)

☆اہلیہ ظریف تھانوی۔ ذکر النبی ﷺ (۲۳۷صفحات)

☆ام فاروق۔ رسول اکرم ﷺ (۲۴۰ص)

☆ام کلثوم۔ ہو سیدنا ﷺ (۲۲۲ص)

☆بشریٰ امام الدین کی کتاب "پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ" (۲۵۷ص)

☆بیگم پاشا صوفی۔ "ذکر افضل الانبیاء"۔

مختصر کتب

سو دو سو صفحات پر مبنی کتب سیرت میں متعدد ہیں، جیسے امۃ اللہ تسنیم ہندی کی کتاب سیرت "ہمارے حضور ﷺ"۔ اہلیہ سہراب انور کی کتاب صاحب قرآن بہ نگاہ قرآن، بیگم خورشیدہ کی رحمت عالم، ثریا شیخہ کی سیرت النبی، ثنا قریشی کی پیارے نبی، رابعہ سرفراز کی منفرد عنوان کی کتاب "سیدنا احید ﷺ، سعیدہ وحید۔ "خاتم النبیین" (۲۱۲ص) عطیہ قدیر۔ عکس سیرت (۱۲۸ص) عفت گل اعزاز کی روشن مثال وغیرہ۔ ان میں ایک ہندی مصنفہ بیگم سلطانہ آصف فیضی کی کتاب سیرت "پیارے رسول" بھی شامل ہے۔

سو سے کم صفحات پر مبنی مطالعات نسواں بھی ہیں۔ ان میں شامل ہیں: بنت الاسلام ہمارے نبی ﷺ (۸۰ص)، صفیہ کرن وہ شمع" وغیرہ

متعدد کتابچے ہیں یا ادب سیرت برائے اطفال کی نگارشات ہیں جن کا شمار ان کی جدولوں میں کیا گیا ہے اور ایک مضمون میں اس کا احاطہ ملتا ہے۔

ام عبد منیب کا سیرت النبی کا انسائیکلوپیڈیا خاصا ضخیم ہے (قریب سات سو صفحات) اور اپنی نوعیت کا ایک انفرادی کارنامہ بھی۔

مستشرقات کی عام کتب سیرت اور کامل سیرت نگاری میں متعدد کی مشہور و ممتاز کتب شامل ہیں اور خاصی وقیع ہیں۔ ان میں اینا میری شمیل (A.M.Schimmel) اپنی سبقت، جودت اور لیاقت اور طرفگی کے لیے سرفہرست ہیں۔ لیکن ان کی کتاب سیرت "محمد رسول اللہ" (ﷺ)[۲] ان کے مختلف مقالات کا مجموعہ ہے جس کا عطر مولود نامہ اور عقیدت و محبت نبوی کی صنف طبع پسند عام و خاص کے بطن سے کشید کیا گیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ دست یاب بھی اور قابل فہم، ورنہ ان کے بیشتر مقالات جرمن زبان میں تھے اور بعض بعض انگریزی میں ملتے ہیں۔

ترکی کی ایک نہایت مہذب خاتون ایمل ایسن (Emel Esin) نے اپنی خوب صورت کتاب بہ عنوان Mcca the Blessed,Medina the Radiant میں سیرت نبوی کا ایک منفرد اچھوتا مطالعہ کیا ہے۔ جس کی تعریف انا میری شمل نے اپنی کتاب میں کی ہے۔

جدید دور کی ایک انگریز خاتون سیرت نگار کیرن آرم اسٹرانگ (Karen Armstrong) نے سیرت نبوی پر براہ راست دو علمی و تحقیقی مطالعات کے علاوہ اسلام کی مختصر تاریخ کے حوالے سے بھی اپنی فن کاری کا مظاہرہ کیا ہے۔ Muhammad: A Biography of the Prophet اور دوسری کا عنوان ہے: Muhammd Prophet of our Time کے دل کش عناوین سے اکیسویں صدی کے اولین عشرے میں لندن سے شائع کیے اور اردو دنیائے سیرت نے ان کے مختلف تراجم کر کے ان کو داد دی۔ بعض مرد حضرات اور خواتین و مستورات نے ان پر تجزیاتی کم، تعریفی و تحسینی مقالات رقم کیے اور کسی کسی نے نقد و نظر سے ان کو گزارا۔ خواتین میں سمیہ اطہر کا ایک غیر تجزیاتی مقالہ جدید رجحانات سیرت نگاری والے مجموعے میں شامل ہے۔

علاقائی زبانوں میں

برصغیر پاک و ہند کی مختلف علاقائی زبانوں میں بھی سیرت نبوی پر کتب و مقالات اور کتابچوں کی تصنیف و اشاعت میں خواتین نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ ان سب کا احاطہ تو ایک دفتر تحقیق کا طالب ہے۔

---

[۲] اردو ترجمہ۔ نعیم اللہ ملک۔ لاہور، ابوذر پبلی کیشنز، ۲۰۱۴

بعض اہم زبانوں میں کتب سیرت خواتین کا ایک مختصر جائزہ صرف اس جہت خدمت کی طرف توجہ دلانے کے لیے کیا جارہا ہے۔ ان علاقائی زبانوں میں بنگالی، براہوئی، ہندی وغیرہ کی بعض مختصر کتابوں اور مقالات میں بعض مختصر جائزے متعدد اہل قلم نے پیش کیے ہیں۔

بنگالی کتب وکتابچے

۱۔ سارا تیغور، شوراگیر جوتی (جنت کی روشنی)، ۱۹۱۴؛

۲۔ بیگم نور جہاں خانم، مارو شندر (ریگستان کا حسن)، غیر مورخہ (ادب اطفال)

۳۔ سلطانہ رحمن، امادیر مہانبی (ہمارے عظیم نبی)، ۱۹۸۲ء

۴۔ رضیہ مجید، مہانبی رمہاگوں (عظیم نبی کی عظیم صفات)، ۱۹۸۲ء

۵۔ زلیخا خاتون، مارو نیر جھار (ریگستان کا فوارہ)، غیر مورخہ

۶۔ لطیفہ رشید، چھوٹو دیر محمد، غیر مورخہ

۷۔ حسن آرا شاہد، مارو جھرنار (ریگستان کا فوارہ)، غیر مورخہ

۸۔ قمر النہر، چھوٹو دیر حضرت محمد، (چھوٹوں کا حضرت محمد ﷺ)، ۱۹۸۴ء

براہوئی/بلوچی

اول الذکر میں کوئی قانونی کاوش نہیں مل سکی، بلوچی میں بعض تصانیف سیرت دست یاب و موجود ہیں جن کا ذکر محمد انعام الحق کوثر نے اپنے مضامین میں کیا ہے۔

پشتو کتب سیرت

۱۔ سیما گل ممسی، سیرت النبی ﷺ، مستونگ ۱۹۸۹ء ادب اطفال؛

۲۔ انعام الحق کوثر نے اپنے مضامین میں اردو پشتو دونوں کی خدمات سیرت خواتین کو شامل کیا ہے۔

موضوعاتی سیرت نگاری/متعلقات سیرت

اس صنف سیرت نویسی میں خواتین اردو نے بالخصوص گوناگونی فن اور رنگارنگی قلم کاری کا ثبوت دور جدید میں پیش کیا ہے۔ ان میں اولین وہ نگارشات خاتون اسلام آتی ہیں جن کا بہ راہ راست واسطہ و

رشتہ ذات رسالت مآب ﷺ سے وابستہ ہے۔ ان میں آپ کی عظیم الجہات اور وسیع الابعاد شخصیت و سیرت کے مختلف، دلکش اور عبرت و عقیدت خیز گوشے جلوہ سامانی کرتے ہیں۔

نبوی اقوال و کلمات کے باب میں بعض خواتین کی کاوشیں ہیں جیسے تبسم نسرین کی کتاب پیارے رسول ﷺ کی پیاری باتیں۔ (۹۶ص)

نسب نبوی پر مسز مدثر حمید کی کتاب تحقیق: ''نسب نامہ نبوی، کتب انساب کی روشنی میں'' (۳۹۲ص)، بلاشبہ ایک وقیع ترین نسوانی کاوش ہے۔ وہ تالیف و تحقیق اور جمع و تدوین کے لحاظ سے ہی نہیں اپنی تجزیاتی روش کے لیے بھی قابل قدر ہے۔ مصنفہ کا کمال خاص تنقید روایات میں نظر آتا ہے۔

میلاد نامہ پر ام زبیر کی کتاب میلاد النبی۔ (۱۹۲ص) اور ثاقبہ رحیم الدین کی محفل میلاد بہ عنوان پیغام محبت و انسانیت (۹۹ص)، قدسیہ نسیم کی کتاب: میلاد نبوی ﷺ۔ (۱۵۴ص)

اسماء نبوی پر عاشی/عائشہ احمد کی وقیع کتاب اسماء النبی ﷺ۔ (۳۲۸ص) شہناز بشیر کی کتاب سارے پیارے نام اچھے کام۔ (۱۲۶ص)

حلیہ مبارک سے متعلق نگارشات نسائی میں ترائین انصاری کی کتاب محمد پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا مبارک۔ (۶۴ص)

مراحل حیات نبوی سے وابستہ مطالعات خواتین جیسے حضور کا بچپن (۳۵۲)، حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (۳۱۲ص) قابل قدر مطالعات ہیں مسرت کلانچوی کی کتاب حضور کا بچپن اور لڑکپن (۵۰ص)، نگہت ہاشمی کے متعدد کتابچے: عظیم داعی، عظیم شخصیت وغیرہ۔

ماکولات و مشروبات نبوی پر ام عبد منیب کی مختصر کتاب۔

خاندان نبوت اور طبقات نسوانی سے متعلق کتب جیسے شہناز کوثر کی کتابیں: رشتہ دار خواتین، خواتین کو عطا کردہ اعزازات وغیرہ، ریحانہ شفاعت ناز کی کتاب مختصر حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین کے عنوان سے ہے (۱۷۵ص)، ریحانہ تبسم فاضلی کا وقیع کام: نبی ﷺ کا گھرانہ (۳۶۰ص)، نغمانہ عنبرین کا خاندان رسالت (۱۸۴ص)۔

مکہ مکرمہ اور بعض دوسرے مقامات اور ان کے آثار و مکانات پر بھی بعض خواتین نے لکھا ہے جیسے شہناز کوثر کا مختصر، حضور ﷺ اور مکہ مکرمہ (۱۳۱)، جائے امن و پیغمبرانہ امن دونوں کا متن ایک

ہے۔ تزئین انصاری کی کتاب بہ عنوان عجیب "رشک آسماں در گہر (آثار و نشانات نبوی) کا مطالعہ و تعارف ہے۔(۹۶ص)

رحمت عالم کی حیثیت سے بعض مطالعات نسواں

جیسے ام عبدمنیب کا کتابچہ: رحمۃ للعالمین کی شفقت جانوروں پر (۲۴ص)، ساجدہ محمد حسین کی تحقیقی کتاب: حیوانات: تعلیمات نبوی کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ (۲۸۰ص)، بیگم محمد مسعود عبدہ کی کتاب اسوہ رسول ﷺ اور کمسن بچے (۲۳۹ص)۔

معمولات و تعلیمات نبوی کے متعدد گوشوں میں سے بعض پر خواتین کی کاوشیں بھی ملتی ہیں جیسے نگہت ہاشمی کی کتاب رسول اللہ ﷺ کی دعائیں اور اذکار (۱۵۶ص)۔

شخصی جہات وملکات رسالت مآب ﷺ پر بعض خواتین نے قابل قدر کتب تصنیف کی ہیں۔ان میں اخلاق نبوی پر بعض کتب و رسائل میں شامل ہیں: سامیہ منیب ڈار، اخلاق نبوی ﷺ نشریات لاہور ۲۰۱۳ء (۱۱۲ص)، سعدیہ غزنوی کی دو تصانیف: "نبی اکرم ﷺ بہ طور ماہر نفسیات" اور ۲۔"اسوہ حسنہ اور علم نفسیات"۔شہناز کوثر کی کتاب جائے امن و پیغمبر امن۔ (۱۳۱ص)، فرزانہ عبدالستار کا مطالعہ پیغام اسلام اور آپ کا پیغام۔(۲۱۲ص)، اول الذکر کی متعدد مختصر مگر وقیع کتابیں بھی اسی ذیل میں آتی ہیں: معاشی زندگی، قوس قزح وغیرہ۔ام عبدمنیب کا کتابچہ پیارے نبی کے ردیف صحابہ (۲۴ص)۔

معلم کامل اور اسلامی نظام تعلیم کے بانی و محرک کی حیثیت سے رسول اکرم ﷺ کی خدمات و عطایا اور کارناموں کا تجزیہ نسائی توجہات کو مبذول کرنے کا باعث بنا ہے:

فائزہ احسان کی منفرد عنوان کی کتاب: "تعلیم الفائزون" ۔(۱۷۶ص)؛ فرحت ہاشمی کا کتابچہ، "حصول علم اور خواتین" ۔(۲۴ص) صرف ایک جہت دکھاتا ہے۔

علوم وفنون نبوی میں عام دعوتی اور بیانیہ کتب اور کتابچوں کے علاوہ بعض خواتین نے خاص فنون پر بھی توجہ دی ہے، جیسے نگہت ہاشمی کا کتابچہ، طب نبوی ۔(۸۹ص)، شیریں زادہ خدوخیل کی کتاب، عہد نبوی میں شعروادب، اورینٹیل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۸ء ۔(۲۵۶ص) عمدہ کاوش کی بنا پر ایوارڈ یافتہ بنی۔

اہم واقعات سیرت اور معاملات عہد نبوی پر خاص تصانیف بھی خواتین قلم کاروں نے مرتب کی ہیں اور ان میں سے بعض کافی اہم تجزیاتی مطالعات ہیں:

مکی زندگی سے متعلق شہناز کوثر کی کتاب مکی دور کے مسلمان صحابہ پر ہے، مدنی عہد پر مسز زینت ہارون کی کتاب حضرت محمد ﷺ کی مدنی زندگی ایوارڈ یافتہ ہے۔

شہناز کوثر کی متعدد تالیفات و مختصرات میں ان کی کتاب "ہجرت حبشہ" کافی وقیع ہے۔(۱۱۲ص)

شاہدہ بخاری، نجاشی کا دربار، فائن بکس پرنٹرز لاہور/دعوہ اکیڈمی اسلام آباد(۱۹۹۳ء) کا کتابچہ ہے اور پشتو سیرت نگاری کا ایک نمونہ۔

روفہ اقبال کی کتاب: عہد نبوی کے غزوات و سرایا۔(۲۴۷ص: ہندی پاکستانی طباعتیں) ایک عمدہ تجزیاتی مطالعہ ہے۔

تنظیم ریاست و حکومت اور ان کے اداروں سے متعلق بھی بعض کتابچے اور کتابیں بھی نسوانی قلم سے نکلی ہیں جیسے تبسم محمود ظفر، سلطنت مدینہ کے سفیر صحابہ۔(۲۲۶) عمدہ کتاب ہے۔ تسنیم انور کی کتاب "اسلام کا عسکری نظام"۔(۱۹۲ص)، نجمہ راجہ یاسین، عہد نبوی کا بلدیاتی نظم و نسق (۱۷۴ص) مسز شوکت چیمہ، رسول اکرم ﷺ کی خارجہ پالیسی اور حکمت عملی۔

سیرت نبوی کے حوالے سے خواتین کی تعلیم و ترقی اور سیرت و کردار سازی پر بہ جا طور سے خواتین نے توجہ دی اور کئی مختصر و مفصل مطالعات پیش کیے:

عاصمہ فرحت، سیرت نبوی میں عورت کا کردار۔(۱۶۴ص)؛ شگفتہ عمر کی کتاب مختصر "محسن نسواں"۔(۴۰ص) خیر النساء کی اسی عنوان کی تالیف۔(۱۸۸)، تسنیم انور کی کتاب "آں حضرت ﷺ اور خواتین اسلام"۔(۱۰۹ص)، شہناز کوثر کی دو کتابیں: رشتہ دار خواتین کو عطا کردہ اعزازات کا ذکر آچکا۔ گوہر ممتاز قاضی، خواتین کے مختلف کردار تعلیمات نبوی کی روشنی میں"۔(۲۴۲)۔

اصلاحات نبوی اور سماجی رسوم و رواج کے حوالے سے بعض خواتین کے مطالعات کافی اہم اور وقیع ہیں اور ان کا تناظر عہد جدید میں موازنہ اور بھی ان کو اور اہم بناتا ہے جیسے طلعت صدیقی کا مطالعہ "دور نبوت کی اصلاحات اور عصر جدید"۔(۲۴۴ص)، گلریز محمود، دور نبوت میں شادی بیاہ کے رسم و رواج اور پاکستانی معاشرہ۔(۳۱۵)، نگہت ہاشمی کی بعض کتابیں اور کتابچے۔

دور جدید اور عام مسلم معاشرہ اور طرز حیات کے تعلق سے بعض مطالعات سیرت خواتین کی فکر اور اطلاقی صلاحیت کی غمازی کرتے ہیں۔ ان میں شامل ہیں: گوہر ممتاز قاضی، سیرت النبی اور ہماری

زندگی۔(۴۱۸ص) رخسانہ جبیں ، حالات حاضرہ میں سیرت کا پیغام۔(۱۷ص)،سید بشرہ تابش، تعلیمات نبوی اور ہماری زندگی ۔(۱۲۰ص)، شاہدہ پروین، نئے عالمی نظام کی تشکیل اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں (۱۶ص)، خالدہ جمیل کی کتاب، اطاعت رسول رحمت ﷺ ۔(۲۳۲ص)، مہناز فاطمہ ، تبلیغ و ابلاغ، سیرت طیبہ کی روشنی میں۔(۱۹۴ص)، عابدہ پروین، ابلاغی حکمت عملی سیرت طیبہ کی روشنی میں ، کراچی یونیورسٹی ۲۰۱۱ء

انقلاب نبوی اور دعوت اسلامی کی عام و وسیع جہت سے بعض مطالعات نسواں بھی شائع کیے ہیں: ان میں سے بعض اہم اور چشم کشا ہیں۔ شاہدہ منیر کا مطالعہ: عہد رسالت کا خاموش انقلاب؛ تسنیم انور، رسول اکرم ﷺ کا اسلوب انقلاب، مسرت شوکت چیمہ، اسلام ایک عالمی دعوت: سیرت النبی کی روشنی میں، نگہت ہاشمی کا کتابچہ، رسالت ایک مشن ہے۔(۳۹ص) رسول ہمارے محسن۔(۱۶ص) شہناز کا خاص مطالعہ دعوت "مکی زندگی کے مسلمان۔(۱۱۲ص)

ازواج مطہرات

سیرت نبوی کا ایک اہم اور معانی خیز باب ازواج مطہرات/امہات المومنین کے تلازمے سے آتا ہے اور وہ کامل سیرت نبوی کی کتب میں ایک لازمی باب ہوتا ہے۔ عہد جدید میں متعدد خواتین نے بھی اس خاص باب سیرت پر کتابیں تصنیف کی ہیں اور بعض بعض نے تو عمدہ تحقیقات بھی پیش کی ہیں۔ ان کا صرف ایک حوالہ ہی پیش ہے:

فرزانہ احسن، ازواج مطہرات، مکتبہ خلیل لاہور، ۱۹۸۴ء۔(۱۰۴ص)

فرزانہ حسن، ازواج مطہرات، ادارہ ترجمان القرآن لاہور ۱۹۸۶۔(۱۲۰ص)

بیگم رفعت جبیں قادری، ازواج مطہرات اور بنات طاہرات، منہاج القرآن لاہور، ۲۰۰۹ء۔ (۹۶ص)

فریدہ خانم، امہات المومنین، مکتبہ قاسم العلوم(۵۶ص)۔الرسالہ بک سینٹر نئی دہلی ۲۰۱۵ء۔

یہ تمام مطالعات معمولی بیانیہ پر مبنی اور ثانوی مآخذ سے ماخوذ کتابیں ہیں اور ان سے بعض بعض تو صرف کتابچے اور تعارفی قسم کے رسالے ہیں۔ ازواج مطہرات پر بعض تحقیقی مقالات ابھی غیر مطبوعہ ہیں، جن کا ذکر آتا ہے لیکن وہ مختلف خدمات امہات المومنین کو حاوی ہیں۔ ابھی تک ان میں سے کوئی

بھی خاص تحقیقی مطالعہ ازواج مطہرات نہیں کہا جاسکتا۔

ترتیب و تدوین

اکابرِ فن اور معروف اہل علم کے مقالات، نگارشات اور ایک قسم کی تحقیقات وغیرہ کو مختلف رسائل و جرائد سے جمع کرنے کا کام بھی علمی ہے۔ اگرچہ وہ نئی تحقیق و تصنیف کے زمرے میں نہیں آتا مگر رسائل وغیرہ سے ان کی جمع و تدوین خاصی محنت و لگن اور فنی صلاحیت کی طالب ہوتی ہے اور وہ تمام اہل علم و محققین کے لیے ایک نئے مواد سیرت کی فراہمی کا کارنامہ انجام دیتی ہے۔ علما سیرت نے بالعموم اپنی ترتیب سے اکابر کے شذرات کو جمع کیا ہے، خواتین نے بھی اس خاص جہت تدوین و ترتیب میں بعض کام کیے ہیں لیکن وہ بہت زیادہ نہیں ہیں۔ بہ ہر حال ان کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔

حمیرا ناز، عہد نبوی کے غزوات و سرایا اور ان کے مآخذ پر ایک نظر، مولانا سعید احمد اکبر آبادی، اسلامک ریسرچ اکیڈمی ۲۰۰۹ء ۲۴۸۔ ترتیب نگار خاتون حمیرا ناز نے بڑی کدو کاوش سے معروف محقق و عالم دین مولانا اکبر آبادی کے اس موضوع پر مقالات و تحقیقات برہان دہلی کے شماروں سے تلاش کر کے مرتب کیے اور ان کو شائع کیا۔ مولانا مرحوم کے کام کو ایک جگہ جمع کر کے مواد سیرت اور تحقیقات عالم سے استفادہ کی راہ ہموار کی لیکن مصنف کے یہ مقالات ناتمامی کا داغ رکھتے ہیں اور اس کے لیے "جامعہ مدونہ" پر کسی قسم کا الزام نہیں۔

مزمل خاتون، رسول عربی کے ہزار معجزات، اورینٹل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۵: ۴۸۷ ص۔ مزمل خاتون کا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے مختلف صاحبانِ قلم کے مقالات اس موضوع پر جمع کر کے چھاپ دیے اور ایک خاص جہت سیرت پر خاص افکار و تعبیراتِ اہل علم سے قارئین کو واقف کرایا۔

ترتیب و تدوین کے علاوہ تسہیل کتاب کا ایک اور رجحان علمی ہے جس کے نتیجے میں مشکل اور ادق کتب علوم و فنون کو عام فہم زبان اور جدید لہجوں میں ڈھالا جاتا ہے، مقدمہ کتب سیرت میں اب تینوں کے علاوہ تعلیقات و حواشی کا ایک جاں کاہ اور علمی و قیع کام بھی انجام دیا گیا ہے جو ان کتب و تراجم کی بلند پاگی اور عبقریت کی علامت بن جاتا ہے۔ جدید اہل قلم و تحقیق میں ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر نہ صرف طبقہ خواتین میں اس علمی و سیرتی رجحان ساز جہت کی تابندہ مثال ہیں بلکہ وہ اکابر فن سیرت کے لیے بھی ایک مثال ہیں۔ ان کے چند کارنامے سیرت نبوی کے حوالے سے یہ ہیں:

مشہور مورخ ابن اثیر کی کتاب الکامل فی التاریخ کا ترجمہ مردانہ مولوی مقصود علی کا ہے مگر اس کی تسہیل و تدوین اور تعلیقات و حواشی کا وقیع کام سیرت رسول اللہ ﷺ کے عنوان سے نگار سجاد ظہیر نے انجام دیا ہے جو ان کے ادارہ قرطاس کراچی سے ۲۰۱۵ میں چھپا ہے۔ (۷۴۴ص)

سیرت نگار و عالم ابن قتیبہ دینوری کی کتاب المعارف کا اردو ترجمہ پروفیسر علی محسن صدیقی نے کیا اور اس پر نظر ثانی اور تہذیب کا فریضہ محترمہ نگار سجاد ظہیر نے انجام دیا اور اسے اپنے ادارہ قرطاس کراچی سے چھاپا۔ (طبع اول: ۱۹۹۹ء طبع دوم: ۲۰۱۲ء) اور یہ کتاب مصادر سیرت میں شمار کی جاتی ہے۔ اس میں ان کی تعلیمات واستدراکات و حواشی بہت قیمتی ہیں۔ (۶۲۳ص)

ابتدائی دور کے فہرست نگار محمد بن حبیب بغدادی کی کتاب المحبر اور کتاب المنمق دونوں اولین مصادر سیرت نبوی میں شامل ہیں۔ اول الذکر کا اردو ترجمہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا ہے اور اس پر نظر ثانی و تہذیب کرنے کا کام نگار سجاد ظہیر نے کیا ہے اور عمدہ حواشی سے مزید مفید بنایا ہے۔ (دسمبر ۲۰۱۱ /۳۳۲ص) ادارہ قرطاس اور اس کی روح رواں نے اشاعت و طباعت کتبِ سیرت کا گراں قدر کارنامہ انجام دیا ہے جو خواتینِ اسلام کے لیے طرہ امتیاز ہے۔

تراجم

فن ترجمہ کے مشکلات اور اصول و اطلاقات سے قطع نظر متون کے تراجم کا سلسلہ مدتوں سے تمام اہل علم و فن میں معروف و مقبول رہا ہے۔ اہم کتب سیرت اور مقالات و مباحث کو مختلف زبانوں سے اپنی اپنی زبانوں میں منتقل کرنے کی تحریک میں صنف نازک کا حصہ بھی ہے لیکن وہ کافی نہیں۔ بہر حال خواتین نے عربی و انگریزی، فارسی وغیرہ میں مرتب متون و تراجم کو اردو میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور اپنی زبان کو مالا مال کیا۔ ان میں شامل ہیں:

عذرا نسیم فاروقی، "مدنی معاشرہ عہد رسالت میں"، مصنفہ اکرم ضیا عمری، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۲۰۰۵ء۔ ۵۶۹ص۔ یہ مشہور محقق و مصنف عرب کی عربی کتاب کا عمدہ ترجمہ ہے اور اس کے لیے مترجمہ محترمہ کو بہت سے ماہرین فن نے تحسین و تبریک پیش کی ہے۔

امۃ اللہ عائشہ تسنیم نے اپنے برادر علی میاں حسنی کی کتاب قصص النبیین کے پانچویں حصے کی ترجمانی اردو میں "بچوں کی قصص الانبیاء" کے عنوان سے کی ہے۔ (مکتبہ اسلام لکھنؤ ۲۰۰۵ء)

عطیہ خلیل عرب، "محمد رسول اللہ ﷺ" مصنفہ توفیق الحکیم، کتب خانہ حسینیہ دیوبند ۲۰۰۳ء، ۵۷۲ص۔ البنیان لاہور ۱۹۶۵ء ۶۴۰ص۔ مکتبہ جدید لاہور ۱۹۶۵ء۔ ۴۳۱ص۔ (تین اشاعتیں)

ترجمہ نگار خاتون نہ صرف صاحبہ علم و فن ہیں بل کہ عرب ہیں اور ایک نام ور عالم و محقق کی دختر نیک اختر۔ برصغیر پاک و ہند میں اس خاندان نے عربی ادب کو فروغ دینے کے ساتھ اردو زبان و ادب کی خدمت کی اور عطیہ خلیل عرب نے ایک اہم ترین اور مقبول مصری ادیب کی کتاب سیرت کا اردو ترجمہ بہت خوبی سے کیا کہ وہ دونوں زبانوں کی میوز (muse) کا ادراک رکھتی ہیں۔ سیرت پاک پر یہ عرب کاوش ڈرامے کے طرز میں بہت ادبی مرقع ہے۔

رخسانہ جبیں۔ "سیرت سید المرسلین ﷺ" محمد الطیب البخاری کی عربی کتاب القول المبین فی سیرۃ سید المرسلین ﷺ کا ترجمہ ہے۔ (مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور)

مونا میر، ذکر محمد وید اور پرانوں میں، ترجمہ ویلکم بک پورٹ کراچی ۲۰۰۲ء۔ ۱۹۲ص

یہ ترجمہ ایک انگریزی/ہندی کتاب کا ہے جو ہندو مقدس کتابوں میں ذکر رسول مقبول اور علامات نبوت اور شخصیت سے اردو داں طبقہ کو واقف کراتا ہے۔ وہ پراگ یونیورسٹی کے پروفیسر وید پرکاش اپادھیائے کی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ ہے اور اصل حوالوں کو برقرار رکھنے کی وجہ سے خاصا مستند ہے۔

میمونہ سلطان شاہ، سیرت طیبہ/شبلی کے رسالہ بدء الاسلام کے فارسی ترجمہ فراہی کا ترجمہ، یونیورسل بک لاہور ۱۹۸۲ء، ۱۴۱ص۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ، صدی یادگار طباعت ۲۰۱۴ء (تینوں۔ متن عربی اور فارسی اردو تراجم۔ ایک جلد میں)

امام اردو سیرت نگاری مولانا شبلی نے محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ میں اپنی ملازمت کے آغاز میں ہی دینیات کے نصاب کے لیے یہ رسالہ سیرت مرتب کیا۔ ان کے شاگرد عزیز مولانا عبدالحمید فراہی نے بعد میں دینی و نصابی ضرورت سے اس رسالہ سیرت کا فارسی ترجمہ کیا اور علی گڑھ سے شائع کیا۔ رسالہ سیرت کی افادیت کے پیش نظر بھوپال کے شاہی گھرانے کی خاتون محترمہ نے، جو نواب حمید اللہ خاں کی بیگم تھیں، اس فارسی ترجمے کو اردو قالب میں ڈھالا اور شبلی کے عربی متن سے بسا اوقات فارسی ترجمہ کے اغلاط و تسامحات کی تصحیح اپنے اردو ترجمہ میں کی۔ مترجمہ کا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے متعدد مقامات پر تعلیقات و حواشی کے ذریعے متن شبلی اور ترجمہ فراہی کی غلطیوں اور ناہمواریوں کی تصحیح کی

ہے۔ ترجمے کی خوبی اور زبان اردو کی سلاست کے ساتھ نقد و استدراک کے شذرات نے فن ترجمہ میں ایک نئی جہت کا دروازہ کھولا ہے۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ نے یادگار صدی ایڈیشن ان تینوں کا ایک مجلد میں بہت خوب صورت چھاپا ہے اور خاک سار راقم نے اس پر ایک طویل تنقید لکھی ہے۔ (ملاحظہ ہو: محمد یاسین مظہر صدیقی، شبلی کا رسالہ سیرت، معارف اعظم گڑھ، اکتوبر-دسمبر ۲۰۱۷ (تین قسطیں)

مقالاتِ جرائد

مختلف رسائل و جرائد نے اور خاص خاص شماروں نے سیرت نبوی کے مختلف موضوعات پر مقالات و تحقیقات شائع کرنے کی طرح ڈالی تو خواتینِ اردو نے بھی اپنی بساط بھر ان میں حصہ لیا اور بسا اوقات عمدہ مقالات و تحقیقات پیش کیں۔ ان کا ایک جائزہ درج ذیل ہے:

السیرۃ ششماہی کراچی پاک و ہند میں خاص سیرت نبوی کے مطالعات و تحقیقات کے لیے ایک رجحان ساز سنگ میل ہے اور وہ بلند پایہ مقالات ہی چھاپتا ہے۔ اس کے متعدد شماروں میں بعض خواتین کی عمدہ تحقیقات پیش کی گئی ہیں:

ادیبہ صدیقی، ۱- عہد نبوی کے اقطاع و عطایا کے سیاسی اثرات، شمارے: ۳۵-۳۶ دو قسطوں میں (۳۲۳-۳۷۵/۲۲۹-۳۲۵)۔

۲- عہد نبوی کے اقطاع و عطایا کے دعوتی اثرات، شمارہ ۳۷، (۲۷۷-۳۴۵)

دو سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل یہ بلند پایہ تحقیقی مقالہ ایک کامل و جامع تحقیقِ سیرت کا درجہ رکھتا ہے۔ وہ اپنے مباحث کے علاوہ حواشی و تعلیقات کے لیے بھی بہت اہم ہے۔ سیرت نبوی کے تنظیمی پہلو پر وہ بلاشبہ ایک وقیع ترین اضافہ تحقیق ہے اور خواتین سیرت نگاروں کے لیے ایک لائق تقلید مثال۔

زینت رشید، سیرت نبوی کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے لیے تجاویز، ش: ۲ (۲۶۳-۳۸۰)۔

سیرت سٹڈیز، شعبہ حدیث و سیرت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کا ابھی اولین شمارہ آیا ہے (۲۰۱۶ء) جس میں بعض خواتین کے عمدہ مقالات ہیں۔ اس اہم موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں شرکت متعدد خواتین اہل علم نے کی تھی اور مقالات پیش کیے تھے۔ ان میں صرف دو شمارہ اول میں ہیں:

۱- ثمینہ سعدیہ، ''عہد حاضر میں تہذیب و شائستگی کے تصورات اور اسوہ نبوی''۔ (۷۹-۱۰۰)

۲- "الفقر و العدالۃ الاجتماعیۃ فی ضوء السنۃ النبویہ"، دکتور نورہ محمد زاوی نے دکتور عبدالحمید خروب کے اشتراک سے لکھا ہے۔ (۱۷۵-۱۹۶)

جہات الاسلام، ششماہی تحقیقی مجلہ کلیہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور: ایڈیٹر محمد عبداللہ: ایک بلند پایہ علمی و تحقیقی مجلہ ہے۔ اس کے متعدد شمارے آچکے ہیں۔ ان میں سے بعض میں بعض خواتین کے عمدہ تحقیقی مقالات شامل ہیں:

۱- ثمینہ سعدیہ، "المواہب اللدنیہ۔ للقسطلانی: منہج و اسلوب"، جلد: ۴ شمارے: ۱-۲، جولائی دسمبر ۲۰۱۰۔ جنوری-جون ۲۰۱۱ء سیرت نمبر۔ (۱۲۳-۲۰۰)

۲- نگار سجاد ظہیر، "سید سلیمان ندوی۔ ایک رجحان ساز سیرت نگار" جلد: ۴ شمارے: ۱-۲، جولائی دسمبر ۲۰۱۰۔ جنوری-جون ۲۰۱۱ء سیرت نمبر۔ (۲۲۷-۲۴۶)

۳- نائلہ صفدر، "بیان تاریخ و انساب میں امام سہیلی کا منہج (الروض الانف کا خصوصی مطالعہ)" جلد ۸ شمارہ ۲: جنوری جون ۲۰۱۵۔ (۱۴۹-۱۷۲)

۴- آسیہ شبیر، "تزکیہ و تربیت: نبوی تعلیم کا لازمہ"، جلد: ۹ شمارہ: ۲ جنوری- جون ۲۰۱۶۔ (۱۷۷-۱۹۶)

مقالات، سمینار

کانفرنسوں، مذاکروں اور سمیناروں کے مقالات کے مجموعوں کو مرتب کرنے کی روایت نے بھی خواتین سیرت نگاروں کو منظر عام پر پیش کیا ہے۔ وزرات مذہبی امور پاکستان کے مجموعہ ہائے مقالات تسلسل و ترتیب سے ان کے خاص مقالات کے مجموعوں کی حیثیت سے مرتب کرکے چھاپے گئے ہیں لیکن دوسرے سمیناروں اور کانفرنسوں کا معاملہ انتخاب و چیدگی کا رہا ہے اور صرف چند مقالات سیرت ہی ان کے مجموعوں میں معلوم وجوہ سے بار پاسکے ہیں۔ ان میں سے چند کا ذکر بہ طور مثال و تعارفِ جہت کیا جاتا ہے۔

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے ۲۶-۲۸ مارچ ۲۰۱۱ کو ایک عظیم الشان عالمی سیرت کانفرنس کا اہتمام کیا، اس میں بیشتر ممالک و امصار کے علماء عالمات نے مقالات و مباحث کے ساتھ شرکت کی۔ تعداد کی کثرت اور وقت کی قلت کے سبب مقالات اردو عربی انگریزی وغیرہ کے متوازی

اجلاس الگ الگ منعقد کیے گیے۔ان میں خواتین اہل علم وصاحبات سیرت نے بھرپور شرکت کی مگر چند کے ہی مقالات اس کے اکلوتے بلند پایہ مجموعہ میں بار پاسکے : "دور جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات" مرتبہ مبشر حسین وعبدالکریم عثمان میں چند ہی منتخب اردو مقالات میں چھپ سکے۔اس میں صرف دو خاتون کے مقالات شامل ہیں:

۱- سمیہ اطہر، "کیرن آرم سٹرانگ کی تصنیفات سیرت کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ"۔ (۲۸۰-۳۰۴ص)

۲- نجیبہ عارف، " نوآبادیاتی عہد میں اردو سیرت نگاری۔ چند مخصوص رجحانات واسالیب کا جائزہ"۔(۵۱۰-۵۲۴)

دونوں مقالات عمدہ تجزیے وتحقیق کے نمونے ہیں۔

مقالات، خواتین کے مجموعے

فطری طور سے مقالات سیرت کی تعداد خواتین کی کتب وتحقیقات سیرت سے بہت زیادہ ہے۔ وزارت مذہبی امور پاکستان نے خاص موضوعات پر سالانہ مذاکرے اور کانفرنسیں اور سمینار برپا کیے اور جدت یہ کی کہ خواتین کے مقالات ہر سال کے عنوان پر الگ الگ چھاپے جن کی تفصیل ذیل میں ہے:

۱- مقالات سیرت (خواتین)، تعلیمات نبوی، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۱۹۸۵ء۔ ۲۴۹ص

۲- مقالات سیرت (خواتین) محسن نسواں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد ۱۹۸۶۔ ۳۱۶ص

۳- مقالات سیرت (خواتین)، اصلاح معاشرہ میں خواتین کا کردار تعلیمات نبوی کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۱۹۸۷۔ جلد اول، ۲۵۲ص

۴- مقالات سیرت (خواتین)، ماں کا کردار -تعلیمات نبوی کی روشنی میں وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۱۹۸۹ء۔ ۲۱۷ص

۵- مقالات سیرت (خواتین)، عصر جدید اور مسلم خواتین کے حقوق وفرائض وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۱۹۹۰ء۔ ۲۷۵ص

۶- مقالات سیرت (خواتین)، حصول علم اور خواتین/تعلیمات نبوی ، فروغ میں خواتین کا حصہ، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۱۹۹۱

۷- مقالات سیرت (خواتین)، ازواج مطہرات کے اسوہ مبارک کی روشنی میں مسلمان خاتون کا کردار، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۱۹۹۲ء؛

۸- مقالات سیرت (خواتین)، انسداد منشیات بے راہ روی کے تدارک میں خواتین کا کردار، وزارت مذہبی امور اسلام آباد

متعدد مباحث و عناوین جیسے سادگی اور کفایت شعاری کے فروغ اور اکل حلال کے حصول میں خواتین کی ذمہ داریاں - ازواج مطہرات کے اسوہ مبارکہ کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۱۹۹۴ء، جلد دوم۔ ۹۶ص

۹- مقالات سیرت (خواتین)، اعلیٰ اسلامی اقدار کے فروغ میں دور حاضر کی مسلم خواتین کا کردار، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۱۹۹۶ء

۱۰- مقالات سیرت (خواتین)، اسلام میں خواتین کے حقوق و فرائض، سیرت طیبہ کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۲۰۰۱ء۔ ۴۹۷ص

۱۱- مقالات سیرت (خواتین)، پاکستان کے لیے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل - تعلیمات نبوی کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۲۰۰۲ء؛ ۵۵۶ص؛

۱۲- مقالات سیرت (خواتین)، دور حاضر میں مذہبی انتہا پسندی کا رجحان اور اس کا خاتمہ، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۲۰۰۴ء۔ ۴۸۸ص

۱۳- مقالات سیرت (خواتین)، عصر حاضر کے تقاضے اور ایک روشن خیال، اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل کی ضرورت - سیرت طیبہ کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد ۲۰۰۵ء۔ ۴۲۱ص

۱۳- مقالات سیرت (خواتین)، آیت کریمہ: قل یااھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الخ بین المذاہب عالمی اتحاد و یگانگت، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۲۰۰۶ء؛ ۴۸۳ص؛

۱۴- مقالات سیرت (خواتین)، امت مسلمہ کے موجودہ مسائل در پیش چیلنز اور ان کا تدارک سیرت طیبہ، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۲۰۰۷ء۔ ۷۱۹ص

۱۵- مقالات سیرت (خواتین)، بین التہذیبی و بین الثقافتی تقارب و ہم آہنگی - سیرت طیبہ کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد ۲۰۰۸ء۔ ص ۶۱۳

۱۶- مقالات سیرت (خواتین)، تعلیمات نبوی اور عالمگیر تہذیب کا تصور- سیرت پاک کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد ۵۵۹، ۲۰۰۹ ص؛

۱۷- مقالات سیرت (خواتین)، تعلیم و تربیت میں ہم آہنگی۔ تعلیمات نبوی کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد ۲۰۱۲۔ ۷۲۶ ص

۱۸- مقالات سیرت (خواتین)، عدم اجتمائی کا تصور و اہمیت-تعلیمات نبوی کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد ۲۰۱۳ء۔ ۷۶۴ ص

۱۹- مقالات سیرت (خواتین)، سرکاری مناصب وذرائع کا ذمہ دارانہ استعمال، تعلیمات نبوی کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد ۲۰۱۴ء۔ ۸۳۲ ص

۲۰- مقالات سیرت (خواتین)، ذرائع ابلاغ کا کردار اور ذمہ داریاں - تعلیمات نبوی کی روشنی میں، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۲۰۱۵ء۔ ۸۳۲ ص

بعض برسوں میں خواتین کے لیے الگ موضوعات نہیں مقرر کیے گئے اور ان میں سے متعدد نے مشترکہ عناوین و موضوعات پر ہی مقالات لکھے۔ اسی طرح وزارت مذہبی امور نے ۱۹۸۶ء سے کالج و جامعات کے طلبہ و طالبات کے مضامین سیرت نویسی کے مقابلوں کا اہتمام بھی کیا اور الگ الگ سطح پر عناوین مقرر کیے جیسے یونیورسٹی اور دینی مدارس، کالج، اسکول کے طلبہ و طالبات کے لیے اور اس طرح موضوعات دیگر جامعات و وفاق مدارس کے لیے منتخب کیے۔

نعت نگاری میں جہاتِ سیرت نویسی

نعتیہ کلام بنیادی طور سے ذات و صفات رسالت مآب ﷺ کی عقیدت مندانہ تعبیر اور صاحب کلام کی ذات شناسی کی منظوم کاوش ہے۔ نعت نگاری میں بہ ہر حال سیرت و سوانح اور واقعات و کوائف عہد نبوی کے اشارت، تلمیحات، حوالے اور واضح بیانات بھی آہی جاتے ہیں۔ انفرادی نعت نگاری کو سید صبیح رحمانی نے اپنے رسالے رجحان ساز نعت رنگ سے ایک اجتماعی تحریک بنادیا اور نثر و نظم دونوں کا مواد شامل کردیا۔ اس صنف خاص میں صنف نازک کی بعض حساس شخصیات نے خاص محرک و سرخیل کی ذات و کمالات کے حوالے سے بعض تنقیدی مضامین رقم کیے۔ سال گزشتہ کے اواخر تک نعت رنگ کے چھبیس شمارے منظر عام پر آچکے ہیں، اور ان کے مواد و تلازمے پر مبنی بعض مجموعوں نے بھی

موضوع کو وسعت دی ہے۔ ان میں اردو نعت میں تجلیات سیرت نامی مجموعہ مقالات خاص ہے۔ اس میں مردانہ تسلط قائم ہے اور جہانِ نسواں کی تجلیات کا سرمایہ ذرا کم ہے۔ نعت رنگ کے شمارہ ۸ میں سیدہ یاسمین زیدی کا مقالہ "حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اور فروغ نعت" کے عنوان سے موصوف کی خدمات کا جائزہ لیتا ہے۔ چھبیسویں شمارہ میں جہاں آرا لطفی کا عنوان "ایک رہ نوردِ شوق۔ سرشار صدیقی" کی نعت نگاری کے محاسن اجاگر کرتا ہے۔ بعض نعتیہ کاوشیں بھی ہیں اور مقالات بھی۔ حلیمہ بی بی نے نعتیہ شاعری کے فروغ میں جریدہ نعت رنگ کی خدمات کا جائزہ لے کر ہزارہ یونیورسٹی سے ایم فل کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اور بعض صبیح شناسی پر بھی مقالات ہیں۔

منظوم سیرت نگاری میں حفیظ جالندھری کے شاہنامہ اسلام کا ایک مقام ہے کہ وہ واقعات عہد اور سیرت و سوانح محمدی کا ایک عظیم مرقع ہے۔ نعت رنگ میں بالخصوص اس نعت و سیرتی مواد سے متعلق کوئی مقالہ و تجزیہ نہیں مل سکا، اور نہ کسی خاتون اہل قلم کا کوئی قلمی کارنامہ و کاوش ملی۔

غیر مطبوعہ مقالاتِ تحقیق

عصری جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطحوں پر تحقیقی مقالات مدتوں سے ایک مستحکم روایتِ علم و تحقیق کی صورت میں اہل نقد کو بھی تسلیم ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بالخصوص اردو سیرت نگاری کے حوالے سے خواتین اسلام نے مختلف جامعات میں گوناگوں موضوعات پر اپنے مقالات تحقیق لکھے ہیں۔ عالمی اور بین الاقوامی جامعات میں بھی مغربی و مشرقی خواتین نے راست سیرت نبوی سے متعلق اور تاریخ اسلام کے حوالے سے بھی مقالات تحقیق مرتب کیے ہیں۔ جدید دور میں مختلف وجوہ سے تحقیقی مقالات کی ترتیب و جمع اور اسناد کی حصول یابی کی جدوجہد وغیرہ نے خواتین کو سیرت پر مقالات لکھنے کی تحریک دی ہے۔ ان کے معیار و عیار کے بارے میں جامع مختصر تحلیل یہ ہے کہ وہ سہ فریقی ہیں: اکثر و بیشتر معمولی اور صرف اسناد کے حصولیابی والے مقالات ہیں اور ثانوی مآخذ پر مبنی، ان سے بلند تر وہ مقالاتِ تحقیق ہیں جو سیرت نبوی کے لیے نئے ابعاد و جہات کو سامنے لانے کے لیے محنت و لگن سے اور موضوع سے شیفتگی کے سبب لکھے گئے ہیں؛ مرتبت و بلند پایگی کے لحاظ سے تحقیقی مقالات جامعہ کی تعداد سب سے کم ہے، لیکن امید افزائے علماء و اہل سیر اور باعث افتخار عالم نسواں ہے۔ تحقیقی و

سندی مقالات جامعات میں اصل بنیاد نئے و اہم موضوع کا انتخاب، مقالہ نگارہ کی صلاحیت و محنت او رنگرانِ مقالہ کی فنی لیاقت و منصبی دیدہ وری لازمی ہے۔

بعض کتابیات نویسوں اور کئی تبصرہ نگاروں کے مقالات تحقیق کا ذکر کیا ہے مگر وہ سرسری ہے اور بالعموم بعض مشہور اہل علم تک محدود۔ برصغیر ہندو پاک کے کئی نوجوان محققین و کتابیات شناسوں نے جامعات ہندوپاک میں سے متعدد کے مقالات تحقیق کی جمع و تدوین اور اشاعت کا کام کیا ہے۔ پاکستان کی ایک دو جامعات نے اپنے مقالاتِ تحقیق بالخصوص ان کے شعبہ علوم اسلامیہ نے سیرت کے مقالات تحقیق کی فہرست / کتابیات بھی شائع کی ہے۔ مذکورہ بالا میں سے بیشتر عدم دست یابی کے سبب نقد و نظر یا حوالے و اشارے کے معاملے سے پرے ہیں اور پھر وہ کتابیات نویسوں کا کام ہے اور ناقدوں کا فریضہ نہیں، البتہ خواتین جدید کی سیرت نگاری کے اس علمی و تحقیقی کارناموں و جہت سے تینوں اقسام۔ ادنیٰ اوسط اور اعلیٰ۔ کا ایک مختصر تجزیہ ضروری ہے۔ غیر دست یاب مقالات سیرت میں بعض صاحبات علم و نظر کے تبصرے اور اشارے اس طرح وقیع اور اہم ہیں جس طرح عارفانہ تحقیقِ خود کے ملاحظات۔ ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر نے زیبا افتخار کے غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ ڈاکٹر حمید اللہ کی تاریخ نویسی کا نہ صرف حوالہ دیا ہے بل کہ اس کی تعریف کی ہے جو سیرت نگاری کو بھی شامل ہے۔ مقالہ نگارہ کا ایک اہم مقالہ تحقیق علمی ڈاکٹر صاحبہ کے موقر رسالہ الایام میں امام قسطلانی کے منہج سیرت نگاری پر بھی شائع کیا ہے اور اس کی بھی تحسین کی ہے اور اس کا حوالہ اوپر آ چکا۔

پاکستان کی بیشتر جامعات اور تعلیمی اداروں نے سیرت نبوی پر تحقیقی مقالات مرتب کرانے پر خاص توجہ دی ہے اور ان میں خواتین کی شراکت خاصی ہے۔ جامعات سرگودھا، بھاول پور، پنجاب، فیصل آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، پشاور، کراچی وغیرہ سرفہرست ہیں۔ دوسری جامعات اور دیگر علمی اداروں کی حصہ داری کم نہیں ہے۔ دراصل منظم تحقیق اور قدامت جامعات نے کم از کم تناسب میں تقدم ضرور حاصل کیا ہے۔ ہندوستانی جامعات اور علمی مراکز میں علوم اسلامیہ کے شعبوں کی محدودیت اور سیرت نبوی کے موضوع سے بے رغبتی نے خواتین کی تحقیقات سیرت کو متاثر کیا ہے۔ پھر بھی جامعات علی گڑھ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، کشمیر اور عثمانیہ یونیورسٹی سمیت متعدد اداروں نے سیرت نبوی پر تحقیق کا نظم کسی قدر کیا ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں لازمی طور سے انگریزی زبان میں مقالات تحقیقی پیش کیے جاتے ہیں جیسے حلقہ علمائے دیوبند کی خدمات سیرت

از عبرت جہاں اور بعض دوسری ہندوستانی جامعات میں بھی انگریزی ہی حاوی رہی۔ ان میں سے بعض ایم فل، پی ایچ ڈی کے غیر مطبوعہ مقالات کا محض حوالہ دیا جاتا ہے کہ یہ جہت خواتین کی سیرت نگاری کی اہل نقد و نظر میں آجائے۔

فیصل آباد کی جی سی یونیورسٹی کے شعبہ عربی و علوم اسلامیہ نے اپنے صدر اور ڈین فیکلٹی ڈاکٹر ہمایوں عباس کی ژرف نگاہی سے عام معیار تحقیق بلند کیا ہے۔ صدر موصوف اور ان کے معاون اساتذہ کرام کے غیر معمولی شغف اور عمیق تحقیقی بصیرت کی وجہ سے سیرت نبوی پر عمدہ تحقیقی کام ہی نہیں ہوئے کہ ان کی جہات بھی وسیع کیں۔ ان کی فہرست مقالات میں خواتین محققات کے سیرتی مقالات دو تین نوعیتوں کے ہیں۔ بہ راہ راست سیرت سے متعلق، اسلام کے نظامات کے حوالے سے اور جدید تقاضوں کے تناظر میں۔ ان کی ایک جامع فہرست پیش ہے:

۱۔ نازیہ ممتاز، سیرت نگاری کے جغرافیائی اسلوب کا مطالعہ، ۲۔ فائزہ بلال، سیرت طیبہ، اسماء النبی ﷺ کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ، ۳-کوثر پروین، عصر حاضر میں حقوق مصطفی پر تحریری سرمایہ۔ تحقیقی جائزہ، ۴-نادیہ منیر، اصح السیر اور الرحیق المختوم کا تقابلی جائزہ، ۵-رابعہ ارم، حضرت عروہ بن زبیر کی روایات سیرت-تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ، ۶-شمائلہ انیس، حضرت ابوہریرہ کی روایات سیرت-تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ، ۷-فرحت نسیم، مباحث سیرت میں سید سلیمان ندوی کے تفردات، ۸-حفصہ منور، شمائل ترمذی کے اردو تراجم و شروح کا تقابلی مطالعہ، ۹-ثریا بانو، ضیاء النبی کا منہج و اسلوب۔ تحقیقی جائزہ، ۱۰-صومیہ محبوب، صدر اسلام میں خواتین کی معاشی سرگرمیاں۔ تحقیقی جائزہ، ۱۱-فرحانہ تبسم، فضائل و خصائص نبوی کے مطالعہ میں یوسف بن اسماعیل نبہانی کے منہج و اسلوب کا جائزہ، ۱۲-زنیرہ گل، شیخ عبدالحق محدث دہلوی بہ حیثیت سیرت نگار، ۱۳-صدیقہ خانم، تفسیر نبوی (منظوم) کے منہج و اسلوب کا تحقیقی جائزہ۔ ۱۴-نائلہ منور، امہات المومنین اور خدمت خلق، ۱۵-مہرین جنت، مرویات امہات المومنین کی روشنی میں نقوش سیرت، ۱۶-صائمہ مرتضیٰ، واقعہ معراج کے متعلق روایات، روایت و درایت کی روشنی میں، ۱۷-صدف صابر، عہد نبوی اور خلفائے راشدین کی شاعری میں مباحث سیرت، ۱۸-شافیہ عبدالکریم، امام ابن قیم بہ حیثیت سیرت نگار، ۱۹-حافظہ سائرہ قدوس، ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری بہ حیثیت سیرت نگار، ۲۰-مہاجرات اسلام فی عہد النبی، ۲۱-راحت ناہید، قرآن و حدیث کی روشنی میں واقعہ غرانیق کی اصلیت، ۲۲-آمنہ بشیر، مارٹن لنگز کی کتاب محمد ﷺ کا ناقدانہ جائزہ، ۲۳-رانی، پاکستان

میں سیرۃ پر اردو کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتب کا جائزہ، ۲۴-عذرا پروین، جہاد میں صحابیات کا کردار، ۲۵-عائشہ طارق، ازواج مطہرات کی سماجی خدمات، ۲۶-صائمہ اشرف، امہات المومنین (از محمود احمد ظفر) کا تحقیقی مطالعہ، ۲۷-سدرہ یونس، عہد رسالت کی خواتین کی سماجی سرگرمیاں، ۲۸-رخسانہ غلام رسول، اہم اردو کتب سیرت کی روشنی میں شمائل نبوی کا تحقیقی جائزہ، ۲۹-عینی رباب، خواتین کی تعمیر سیرت میں سیدہ فاطمہ کا کردار، ۳۰-عاصمہ نواز، تکمیل اخلاق، بعثت محمدی کا عظیم مقصد، ۳۱-صائمہ جبیں، مطالعہ سیرت نبوی کے عصری تقاضے۔

ان تحقیقی مقالات میں ایم فل و پی ایچ ڈی کے نچلے درجات کے بھی بعض مقالات شامل ہیں اور بالواسطہ مقالات سیرت کو شامل نہیں کیا گیا۔ ایک نوجوان محقق عروہ نے پنجاب کی جامعات میں سیرت النبی پر لکھے گئے مقالات کا تعارفی جائزہ تعلیمی سال ۲۰۱۳-۲۰۱۵ میں سپرد قلم کیا ہے۔ فہرست مقالات اردو کے بعد عربی مقالات کی فہرست دی گئی ہے جس میں سیرت نبوی پر متعدد مقالات خواتین بھی شامل ہیں اور وہ خاصے متنوع ہیں جیسے:

۱-ناصرہ پروین، القصائد المسمات فی مدح النبی ﷺ-دراسۃ مقارنۃ، ۲-ریحانہ کوثر، دراسۃ نقدیۃ لتخامیس البردہ، ۳-ثمینہ انور، المدائح النبویۃ فی عصر الممالیک، ۴-ماریہ نواز، شعر سیدنا ابی بکر الصدیق-دراسۃ بلاغیۃ، ۵-شبانہ ناز، زبیدہ خاتون، تخریج احادیث من کتاب عیون الاثر، ابن سید الناس (دو خواتین نے دو مختلف اساتذہ نگراں کے تحت یہ کام انجام دیا) ۶-۱۳-شبانہ کوثر، تخریج احادیث السیرۃ الحلبیۃ، اس موضوع پر سات محققین کو کام تفویض کیا گیا جن میں سے پانچ خواتین ہیں۔ مذکورہ بالا کے علاوہ ہیں، شبنم طاہرہ، عظمیٰ لطیف، آصفہ نورین، شبانہ صدف، ان محققات نے مختلف نگراں حضرات کے تحت کام کیا تھا۔ اس قسم کا رجحان و طریق تحقیق دوسرے موضوعات اسلامی کے باب میں بھی ملتا ہے۔

-گلشن طاہرہ، وصف الحرب فی شعر حسان بن ثابتؓ: صدف صابر، فن السیر و المغازی عند العرب: عائشہ کنول، معراج النبی ﷺ فی شعر فیض الحسن السہارن پوری، ساجدہ نسیم، مدح النبی ﷺ فی شعر احمد رضا خان۔

جی سی یونیورسٹی فیض آباد میں گزشتہ برسوں کی تحقیقات کی یہ خاصی جامع فہرست ہے، متعدد خواتین سیرت نبوی کے اچھوتے اور نادر پہلوؤں پر تحقیق کر رہی ہیں اور جن میں سے بعض تکمیل کو پہنچ چکے اور بعض تکمیل کے قریب ہیں۔ ان سے خاص عطایائے جامعہ فیصل آباد کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور

حضرات کے تحقیقی مقالات سیرت کا شامل کرلیا جائے تو اس جامعہ فیصلیہ کا کام سرفہرست نظر آئے گا۔ دوسری جامعات پاک کا سیرتی ادب کا مطالعہ خواتین کسی طرح فروتر نہیں ہے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا میں متعدد خاتون مقالہ نگارات نے سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالات مرتب کیے اور بعض شائع بھی کیے۔ ان جہات تحقیق میں ایک اہم جہت امہات المومنین کے حوالے سے سیرت نگاروں کی بھی ہے جو اپنی جگہ بہت اہم ہے اگرچہ بالعموم اس کا راست ارتباط نہیں تھا۔ سیدہ تاج بی بی نے "امہات المومنین کی معاشی اور معاشرتی سرگرمیاں" کے عنوان سے اپنا تحقیقی مقالہ لکھا ہے، جس میں اصل موضوع پر ناکافی مواد ہے اور صرف آخری دو ابواب ہیں۔ اولین تین ابواب، امہات المومنین کے احوال، فضائل اور مستشرقین کے اعتراضات کا محاکمہ کے عنوان سے ہیں اور موضوع سے غیر متعلق۔ بہرحال سیدہ نے ایک خاص کام حسب روایت اپنے مقدمے میں یہ کیا ہے کہ اپنے مقالے سے قبل کے تحقیقات جامعات پاک کا ذکر کیا ہے جو خواتین کی خدمات کا ایک آئینہ ہے مگر جو صرف چند مقالات کی عکاسی کرتا ہے جیسے پنجاب یونیورسٹی کے دو قدیم مقالات میں سے ایک خاتون کا ہے، دوسرا تیسرا بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کا اور چوتھا علامہ اقبال یونیورسٹی کا۔

۱- کشور جہاں، حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمات حدیث (۱۹۶۴ء)

۲- نگہت پروین، امہات المومنین قرآن کی روشنی میں (۱۹۶۴ء)

۳- کلثوم پراچہ، اسلام میں خواتین کا معاشرتی کردار (۱۹۸۸ء)

۴- روبینہ صفدر، عہد نبوی میں صحابیات کی سرگرمیاں (۱۹۹۶ء)

بلاشبہ یہ تمام جامعات پاک و ہند کی کامل فہرست مقالات نہیں ہے لیکن اس سے خواتین اہل قلم کے کارناموں کا اس خاص باب سیرت میں اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

نقد و تجزیہ اور محاکمہ

جدید دور میں عالمی سطح پر اور بالخصوص اردو دنیا میں خواتین نے سیرت نگاری کے قابل افتخار و ضامن نیک بختی و سرمدی میدان میں پیش رفت کی ہے ایک لحاظ سے وہ قابل تحسین ہے مگر متعدد اعتبارات سے ناکافی ہے۔ تعداد، تنوع، تعمق، طرفگی، بوقلمونی، معیار و عیار، وسعت و بیکرانی اور جودت و ندرت، موضوع سے انصاف، جہات سیرت نویسی میں توسیع بے کرانی، بیان و شرح رسالت مآب ﷺ

کی پہنائی میں شناوری اور خود اپنی صلاحیتوں سے کام لینے کی حسیت اور نہ جانے کتنے ابعاد و جہات صد ہزار رنگ فن سیرت نویسی کے چشم براہ ہیں کہ جہان نسواں بلامقابلے و بغیر موازنے کے ان کی طرف التفات کرے، مختصر نقد و تجزیہ اور جامع محاکے میں ہر ایک سے بحث و تعرض تو ممکن ہے اور نہ مطلوب اور نہ ہی مفید کہ موجودہ صورت حال کو امکانات وسیع کا آئینہ دکھانا مقصود ہے۔

تعداد کے لحاظ سے عہد جدید کی اردو خواتین بلاشبہ اپنی عرب و مستشرق اور دیگر زبانوں کی صاحبات فن پر یک گونہ فوقیت کی مالک ہیں۔ اشاریات و کتابیات اور تحقیقات کے ماہرین شماریات نے اب تک اردو تصانیف سیرت میں خواتین کا عددی میزان دو ڈھائی صد تک لگایا ہے۔ صرف برصغیر پاک و ہند کی خواتین اسلام کے لیے یہ تعداد قابل فخر نہیں ہے کہ ان میں تعلیم و ہنرمندی اور لیاقت و صلاحیت کے لحاظ سے تعداد دس گنا سے زیادہ ہے۔ ذاتِ رسالت مآب ﷺ سے شیفتگی اور آپ کی سیرت مبارکہ سے عقیدت و وابستگی کا اعتبار تو ان کو نصف بہتر کے زمرہ میں اقدامی مرتبت دیتا ہے۔ مختلف عناوین اور موضوعات کے لحاظ سے جہان نسواں کی خدمات سیرت نویسی ناکافی اور مایوس کن ہی نہیں، ان کے اپنے وقار نسوانی کے لیے ایک چیلنج ہے۔

کامل و جامع سیرت سرور عالم نویسی کے اعتبار سے صرف چند کتابیں ہی اس زمرہ عالی میں شمار کیے جانے کے لائق ہیں۔

اس میں سے بیشتر مختصر کتابچے، رسالے اور بچوں کے ادب سیرت کے نمونے ہیں یا مختصرات سیرت کے درجہ میں رکھے جاسکتے ہیں۔

موضوعاتی یا متعلقات سیرت کے باب میں نسوانی کارکردگی میں تنوع تو خاصا ہے مگر کافی نہیں، بہت سے موضوعات و جہات سیرت منتظر التفات ہیں۔ بلاشبہ نسب نبوی پر مسز مدثر حمید کا کام بہت معیاری اور بلند پایہ ہے۔ بعض دیگر خواتین کے کاموں کی تعریف ماہرین و ناقدین نے کی ہے مگر زیادہ تر معاملہ دگرگوں ہے، مثلاً واقعات عہد نبوی میں صرف دو ایک کا حوالہ آیا ہے، تنظیمی اداروں اور کاموں کا خانہ بھی ایسا ہی محدود ہے، غزوات و سرایا کا دلچسپ باب نسواں محدود ہے، فن سیرت نگاری میں ایک دو کتابوں اور مضمونوں کے علاوہ چند تحقیقی (پی ایچ ڈی) مقالات کا سرمایہ ہے۔ عہد نبوی کی خواتین کی خدمات سے گریز عام ملتا ہے، علوم و فنون نبوی/عہد نبوت کا خانہ بالکل خالی ہے۔ اصلاحات و سماجیاتِ عہد میمون کا میدان صرف چند کارنامے رکھتا ہے۔ اسی طرح کے دوسرے تمام متعلقات کا معاملہ

ہے۔ ترتیب و تدوین، ترجمہ و ترجمانی میں دو چار کاموں کا پتہ چلتا ہے، تصحیح متون یا تنقیح کتب و مصادر سیرت کا خانہ نسواں بالکل خالی ہے اور باعث الم بھی، رسائل و جرائد، میں مقالات تحقیقی کا توڑا بھی عالم نسواں کے کھاتے میں نظر آتا ہے۔ تحقیقات اسلامی اور معارف جیسے رسائلِ ہند میں ان کی نمائندگی قریب قریب صفر ہے۔ سالانہ کانفرنسوں یا مذاکروں اور سمیناروں میں ان کے مقالات کا تناسب کم ہے البتہ قومی سیرت کانفرنسوں میں خاصا وقیع ہے اور اس کا شرف وزارت مذہبی امور پاکستان کو جاتا ہے۔

معیار و عیار کے اعتبار سے اردو سیرت نگاری اپنی مردانہ وجاہت اور بلند پائگی کے سبب عہد جدید میں سب کے لیے مثالی قابل تقلید ہے۔ اگرچہ تجزیاتی و تنقیدی سیرت نویسی کے باب میں وہ معیار غرب اور عیار اسلام سے فروتر اور اسوہ محدثین و متقدمین سیرت سے بھی لگا نہیں کھاتی۔ خواتین اردو سیرت نگاری کے میدان میں معیار و مرتبت فن سے کوسوں دور ہیں۔ اس میں سے صرف چند صاحباتِ فن و فکر کا نام و کام ان کی آبرو قائم رکھتا ہے۔

فن سیرت نگاری میں ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر کے مختصر کارنامے کے علاوہ ترتیب و تدوین اور اشاعت و طباعت کے میدان میں ان کے کارنامے ہیں لیکن وہ بھی چند ماہ تاب ہی ہیں، ترجمہ و تعلیق کے زمرے میں میمونہ سلطان، عذرا نسیم فاروقی، عطیہ خلیل عرب جیسے چند نام عالم نسواں ہیں۔ کسی متن و مصادر سیرت کے ترجمے و تعلیق کا فرض ان پر باقی ہے، وہ کسی قدر بیگم مدثر حمید نے نسب نبوی میں مصادر انساب کے حوالے سے خوب صورتی سے ادا کیا ہے لیکن وہ بہ ہر حال جزوی اور ضمنی کام ہے کہ تحقیقی بیانیہ کی بنت میں پیوست ہے۔ مدیر السیرہ نے صرف مستند مآخذ کے حوالے سے مزین ہونے کی بات کہی ہے۔ اس پر ان کی تحقیق اور علمی معیار کی بلند پائگی کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ بعض صاحبات علم و تحقیق نے سیرت نبوی کے علاوہ علوم و فنون کے مختصر یا مفصل متون کی تصحیح و تدوین کا کارنامہ انجام دیا ہے جو خواتین سیرت نگاروں کے لیے مثال ہے۔ ان میں ایک اہم اور قابل افتخار شخصیت محترمہ جمیلہ شوکت ہاشمی کی ہے۔

متعلقات سیرت اور موضوعاتی تخلیقات میں خواتین سیرت نگاروں صرف چند ہی کے کارنامے ہیں اور خاصے قابل قدر مگر وہ اعلیٰ معیار کے نہیں ہیں۔ سعدیہ غزنوی، نگار سجاد ظہیر، گل ریز محمود اور بعض دوسری خواتین سیرت کے کارناموں میں معیار خاصا بلند ہے اور وہ اصل مصادر سے استفادہ کا مرہون منت ہے۔ محترمہ شہناز کوثر کی متعدد کتابیں اور رسالے اپنے تنوع مضامین کے سبب سیرت ایوارڈ کے لائق ٹھہرے کہ عناوین کی خیرگی نے مواد کی خامی او جھل کر دی۔ بہ قول مدیر السیرہ ان کی تمام

کتب عام بیانیہ اسلوب میں لکھی گئی ہیں، موضوعات میں ندرت ہے، البتہ تمام کتب اردو کتب سیرت سے سرسری استفادے پر مبنی ہیں۔ صرف انھیں پر نقد و الزام نہیں بیشتر خواتین سیرت نگاروں کا یہی المیہ ہے۔ وہ بالعموم اردو کتب سیرت سے مواد لے کر اپنی کتابوں کو سجا سنور لیتے ہیں یا مال غیر و مستعار سے اپنے چہرہ کتب پر غازہ مل لیتے ہیں۔ ان میں بیشتر ایوارڈ یافتہ کتب سیرت خواتین کا تمام تر سرمایہ شامل ہے۔

ناقدین و مبصرین اور تجزیہ نگاروں کی ایک اور تحقیق و تفتیش ہے کہ متعدد خواتین سیرت نے حوالوں یا مآخذ سے استفادہ کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ سید عزیز الرحمن نے رابعہ سرفراز، منورہ خلیق، شاہدہ ناز قاضی، عاصمہ فرحت اور متعدد دوسری خواتین سیرت کے کاموں میں اسی طرح مآخذ سے گریز کا پتہ لگایا ہے۔ اردو مصادر سے استفادے اور اس سے زیادہ چربہ کشید کرنے کا ملکہ مآخذ سے گریز کی وجہ ہے کہ حوالوں سے ان کے استفادے و چربے کا پتا لگایا جاسکتا ہے۔ کسی معیاری کام میں مصادر و مآخذ سے عدم استفادہ اور ان کا عدم حوالہ ان کو فروتری پر اتارنے کا باعث بنتا ہے اور نگاہ قاری و ناقد میں کم قیمت ٹھہراتا ہے۔

خرابی معیار اور زبوں حالی عیار کا اور اس کے نتیجے میں فروتری تحقیق کا بنیادی سبب اصل عربی مصادر سیرت سے ناواقفیت و عدم استفادہ ہے۔ بیشتر اردو سیرت نگاروں کی مانند خواتین سیرت نویسوں کی غالب اکثریت عربی زبان سے کلی طور سے نابلد ہے اور بعض صرف شدبد ہی رکھتی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ تمام خواتین اہل علم و تحقیق اس ضروری لیاقت سے معریٰ و معصوم ہیں۔ متعدد صاحبات علوم و فنون عربی زبان و ادب پر خاصی دست رس رکھتی ہیں۔ ان سے بیشتر کا رجحان و میلان دوسرے علوم اسلامی کی طرف ہے اور وہ سیرت نبوی کے میدان میں آنے سے کسی وجہ سے گریزاں ہی کہی جاسکتی ہیں۔ مقالات سیرت کی حد تک چند ایک خواتین نے سیرت نبوی میں عربی زبان و ادب کا عمدہ اظہار کیا ہے جو ان کی لسانی صلاحیت کا آئینہ دار ہے۔

اردو مآخذ سیرت ثانوی پر بیشتر کیا غالب اکثریتِ سیرت نگاران کا انحصار و تکیہ ہے تو خواتین کو کیا الزام دیا جائے۔ ثانوی مصادر اردو بلاشبہ عظیم مصادر سیرت جدید کا درجہ و مقام پالیتے ہیں لیکن وہ بہرحال اصل مصادر سیرت کے خوشہ چیں اور ناقل ہی ٹھہرتے ہیں۔ خواتین سیرت نگاروں کی تمام کی تمام کامل سیرت النبی کی کتابیں رسالے اور اکثر و بیشتر موضوعاتی کتب یا متعلقات سیرت کے کارنامے

اردو مآخذ پر مبنی و منحصر ہیں۔ ایسی متعدد کتب سیرت خواتین ہیں جن میں سے بعض کا ذکر آگے دوسرے عنوان سے آرہا ہے۔

مقالات سیرت خواتین میں بھی بیشتر صاحبات کا المیہ یہی ہے کہ وہ اصل مصادر سے ذرا کیا بہت ہی کم استفادہ کرتی ہیں اور اردو ثانوی مآخذ و کتب سے مواد لینے کے بعد اسے کسی طرح اپنے منتخب عنوان و موضوع کے سانچے میں ڈھال کر عوام و قارئین کے سامنے پیش کر دیتی ہیں۔ وزارت مذہبی امور پاکستان کی طرف سے منعقد کانفرنسوں اور دیگر سرکاری اداروں یا جامعات و کالجوں کی کانفرنسوں و سیمناروں میں پیش کردہ اردو عربی اور انگریزی مقالات اسی خامی اور معیار کُش طریقت نویسندگی کے شکار ہیں۔ ان میں سے بعض مقالات و تحقیقی مضامین بلا شبہ معیاری، تحقیقی اور علمی ہیں کہ مآخذ اصلی سے مستفید اور مآخذ ثانوی سے مستند اور محنت سے شاد کام ہیں۔ مثال کے طور پر مسز نجیبہ عارف کی نوآبادیاتی عہد میں اردو سیرت نگاری عمدہ کاوش ہے لیکن ناقص مطالعہ بھی ہے، ثمینہ سعدیہ کی المواھب اللدنیہ کا منہجی مطالعہ، نائلہ صفدر کا امام سہیلی کے منہج تاریخ و نسب عمدہ تحقیق مطالعات ہیں۔ ادیبہ صدیقی کے مقالات اقطاع و عطایا نبوی پر بہت معیاری تحقیق اور مآخذ اصل سے مستند کاوشیں ہیں۔

سہل انگاری، لاپرواہی، موضوع سے عدم مناسبت، تحقیقی و تجزیاتی صلاحیت سے محرومی اور دوسری وجوہ ناگفتہ بھی معیار کی خرابی کی ذمے دار رہی ہیں۔ سیرت نبوی پر لکھنے لکھانے اور شائع کرنے کی دینی حسیت اور عقید تمندانہ جبلت اور شوق فراواں لیاقت فن کا بدل نہیں ہو سکتے۔ سیرت نگاروں کی فہرست ناز میں نام لکھانے اور اپنا شمار کرانے کے شوق بے پایاں میں اکثریہ فراموش کر جاتے ہیں کہ نام تو لکھا گیا مگر کس قطار میں شمار ہوا۔ تمام سیرت نگاروں کو مستشرقین کے ایک سرخیل کا یہ اعتراف حق و قدر شناس جوہر یاد رکھنا چاہیے کہ سیرت نوسی کا شوق بر حق مگر نام وری و مقام و مرتبت کی سرفرازی مشکل مقاماتِ سیرت نگاری میں سے ہے اور اس سے صرف چند ہی مفتخر و ممتاز ہوتے ہیں اور اس افتخار و امتیاز کے چند لازمی اصول و قواعد ہیں۔ مطالعہ و مواد کی فراہمی میں بسلط بھر کوشش، مصادر اصلی سے کامل استفادہ، مواد و تلازمہ کی تحلیل و تنقیح، تجزیہ و تنقید کی علمی صلاحیت اور محنت۔ جاں کاہ محنت۔ جیسے ضوابط علمی و تحقیقی لازمی ہیں۔ تنوع و وسعت اور ندرت کے لیے مسلسل و متواتر وابستگی اور شبانہ روز محنت و کار کردگی کے بغیر کوئی نقش کامل نہیں ہوتا۔

عہد جدید میں مسلسل کانفرنسوں، سیمناروں اور مذاکروں کے علاوہ رسائل وجرائد کے مطالبوں نے سیرت نگاری کا جذبہ عام اور سلسلہ قائم کیا ہے، خواتین سیرت نگاروں نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مگر اسی کے ساتھ عوامی لہر نے ان کے کام کے معیار اور ان کے مطالعہ وتحقیق کی بلند پائے گی کو متاثر کیا۔ جن اداروں نے اپنے سمیناروں اور مذاکروں اور کانفرنسوں کا انتخابِ مقالات مواد کی کفایت، تحقیق کی صلاحیت اور پیش کش کی علمیت پر رکھا وہ بلاشبہ معیاری ہیں۔

سیرت ایوارڈ کے قیام وانصرام نے تحقیق وجستجو اور مطالعے وتدقیق پر ضرب کاری بھی لگائی اور سیرت کے مقالات وکتب کا معیار کمزور ہی کیا۔ ایوارڈ کے حصول کے جذبے نے سیرت نبوی کے مطالعات کا معیار از حد گرادیا اور انعام دھندگان نے اسے گرانے کا کام اور آسان کردیا۔ ایوارڈ کے طریقۂ طلب کتب کا معاملہ بھی توجہ اور اصلاح طلب ہے۔ انعام وایوارڈ کا علمی، معیاری اور مثالی طریق یہ ہے کہ ادارے، جامعات اور حکومت وانتظامیہ ماہرینِ سیرت اور محقِ فن پر مشتمل کمیٹیاں بنائیں، ان کی صداقت ونجابت اور معیار وقدر اور علمیت ومہارت کا طریق محض ان کی رائے زبانی پر مبنی نہ ہو بلکہ ان کی تحریر اور مدلل ومستند تبصروں پر مبنی ہو۔ بہ ہر حال تمام خواتین سیرت نگار کے اردو کارنامہ ہائے سیرت سچ مچ ایوارڈ وانعام کے لائق نہ ہوں، بعض بعض کے بلاشبہ ہیں اور وہ ان کے لئے کم، ایوارڈ دینے والوں کے لیے زیادہ سرمایہ افتخار ہیں۔

محاکے نقد وتجزیہ کا آخری نکتہ خواتین اہل قلم وسیرت سے بالخصوص اور دیگر سیرت نگاروں سے بالعموم ایک مخلصانہ معروضے میں پنہاں ہے۔ صلاحیت ولیاقت اور مطالعہ وتحقیق کی اپنی فطری صلاحیتوں سے کام لے کر سیرت نبوی کا مطالعہ وتحقیق اپنی جاں کاہ ومحنت ومشقت سے کریں، سیرت نبوی کے مصادر اصلی سے استفادہ کی سبیلیں نکالیں، عام ڈگر اور پٹے پٹائے موضوعات سے گریز کریں، نقل درنقل کی عادت چھوڑیں مقدار سے زیادہ معیار پر توجہ دیں، تسلسل وتواتر سے کام کریں اور مطالعے کی عادت اس طرح ڈالیں جیسے سانسوں کی آمد ورفت ہوتی ہے۔ بہ قول سید سلیمان ندوی اتنا پڑھیں اور ایسا مطالعہ کریں کہ چھلکنے لگے۔ مسلسل مطالعے سے موضوعات کی راہیں کھلیں گی، نئے نئے پہلو اور جہات سامنے آئیں گے، غور وفکر اور سوال وشک سے اوہام اور بسے بسائے نظریات وافکار دم توڑیں گے اور ہر چیز کو بلاشبہ اور بلانقد قبول کرنے کے رویہ کو بدلنے سے اصل واقعات سیرت، معاملات سنت، جہات سوانح اور نہ جانے کتنے حقائق ومعارف کی جلوہ گری ہوگی، وہ ندرت وجودت کی ضمانت اصلی بنے

گی۔اکابر سیرت نویسی حتیٰ کہ متقدمین اامامان فن کی عظمت و مرتبت اوران کی عطایا کی احسان شناسی کے ساتھ بہرہ مندی کے باوجود روایت پرستی اوراکابر پرستی سے اپنی فکر، اپنے قلم اور اپنے مطالعے کے ثمرات کی لکھاوٹ کی حفاظت لازمی ہے۔نیت خالص اور اخلاص عمل ایک لازمی شرط ہے۔مگر وہ خالص عمل آوری اور بجاآوری پر مبنی ہے کیوں کہ خون جگر، خون چکاں قلم اور فگار انگلیوں سے سیرت نویسی کے معیاری کارنامے رقم کیے جاتے ہیں۔

ماخذومراجع

عبدالرؤف ظفر (مرتب)۔مقالات سیرت نبوی۔بین الاقوامی سیرت کانفرنس منعقدہ ۱۱-۱۳ر فروری ۲۰۰۰ء۔۲۰۰۵ء۔دوجلدیں

انعام الحق کوثر۔بلوچستان اردو سیرت نگاری کا ارتقاء: ج ۲، ص ۴۴۹-۴۷۰

سفیر اختر۔برصغیر پاکستان وہند میں سیرت نگاری: ج ۲، ص ۴۸۳-۵۱۰

محمد یاسین بٹ۔برصغیر پاکستان وہند میں سیرت نگاری، کا تنقیدی جائزہ: ج ۲، ص ۵۱۱-۵۲۴

عبدالکبیر محسن برصغیر۔پاکستان کا شعری منہج: ج ۲، ص ۵۲۵-۵۳۲

سید عزیز الرحمن۔پاکستان میں اردو سیرت نگاری-ایک تعارفی مطالعہ، دارالعلم والتحقیق، کراچی ۲۰۱۲ء

ادارہ: تعارف کتب سیرت کے عنوان سے شمارہ جہات: ۱۳، ۲۶، ۲۸، ۲۷، ۳۴، ۳۳، ۳۱ وغیرہ (مختلف صفحات)

مبشر حسین/عبدالکریم عثمان مرتبین۔دور جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات (مقالات سیرت سمینار منعقدہ ۲۶-۲۸ مارچ ۲۰۱۱ء)

محمد سعید شیخ۔۱-اشاریہ ششماہی السیرہ عالمی، دارالعلم والتحقیق کراچی ۲۰۱۲ء: شمارہ ۱-۲۵ تک

محمد سعید شیخ۔۲-اشاریہ ششماہی السیرہ عالمی: شمارہ ۳۶ دارالعلم والتحقیق کراچی ۲۰۱۶ء شمارہ ۲۶-۳۵ تک، ۳۸۳-۳۸۷

محمد ہمایوں عباس/افتخار احمد خاں۔فہرست مقالات۔شعبہ علوم اسلامیہ و عربی،جی سی یونیورسٹی فیصل آباد ۲۰۱۵ء

محمد عارف گھانچی۔ا-جدید اردو کتابیات سیرت،کتب خانہ سیرت کراچی ۲۰۱۰ء(۱۹۸۰-۲۰۰۹ء کا احاطہ)

محمد عارف گھانچی۔فہرست جدید کتب سیرت بہ عنوان:تعلیم و تربیت،السیرہ،شمارہ۳۶،۳۷۵-۳۷۹

محمد عارف گھانچی۔فہرست جدید کتب سیرت،۲۰۰۸-۲۰۱۱/۲۰۰۸-۲۰۱۰،السیرہ،شمارہ:۲۳، ۳۹۷-۴۰۱،۳۶۹،۳۶-۳۷۷

محمد عارف گھانچی۔فہرست جدید کتب سیرت،۲۰۰۹-۲۰۱۱،السیرہ،شمارہ:۲۷،۳۹۱-۳۹۷

محمد عارف گھانچی۔فہرست جدید کتب سیرت،۲۰۱۱-۲۰۱۲ء،السیرہ،شمارہ:۲۸،۳۸۵-۳۸۸

محمد عارف گھانچی۔فہرست جدید کتب سیرت،۲۰۱۱-۲۰۱۲ء،السیرہ،شمارہ:۲۹،۳۹۳-۳۹۶

محمد عارف گھانچی۔فہرست جدید کتب سیرت،۲۰۱۲-۲۰۱۳،السیرہ،شمارہ:۳۲،۳۶۷-۳۸۰

محمد عارف گھانچی۔فہرست جدید کتب سیرت،۲۰۱۲-۲۰۱۳،السیرہ،شمارہ:۳۳،۳۸۱-۳۸۴

محمد عارف گھانچی۔فہرست جدید کتب سیرت،۲۰۱۲-۲۰۱۳،السیرہ،شمارہ:۳۴،۳۷۷-۳۴۸

محمد عارف گھانچی۔فہرست جدید کتب قرآنی،السیرہ شمارہ:۹،۳۷،۳۶-۳۸۴

محمد عارف گھانچی۔ایوارڈ یافتہ کتب سیرت-ایک نظر،السیرہ شمارہ:۲۲،۳۶۵-۳۷۸

محمد عارف گھانچی۔موضوعاتی فہرست،السیرہ شمارہ:۹،۳۷،۲۲-۳۸۴

محمد عارف گھانچی۔فہرست کتب سیرت خواتین،السیرہ شمارہ:۲۳،۳۸۹-۳۹۶

محمد عارف گھانچی۔جدید اردو کتابیات سیرت،السیرہ،دسمبر ۲۰۱۲ء،شمارہ:۷،۳،۳۸۳-۳۹۰

محمد عارف گھانچی۔سیرت ایوارڈ یافتہ کتب سیرت،کتب خانہ سیرت کراچی ۲۰۱۲ء ۱۹۸۰-۲۰۱۲ کتاب(۱۶۰ص)

علاقائی زبان کی کتب سیرت

سید گل محمد شاہ بخاری،سندھ میں سیرت نگاری،مجلہ السیرہ کراچی،اپریل ۲۰۰۵،شمارہ:۱۳،۳،۲۷۳-۳۰۰

عبدالرؤف ظفر (مرتبہ مجموعہ مقالات)

عبدالغنی شیخ۔ سیرت نگاری کی ابتدا اور سندھی علما کے چند مخطوطات سیرت کا جائزہ: ج۱، ص۴۰۹-۴۲۲

عبدالرزاق گھانگھرو۔ علمائے سندھ کے تصنیف کیے گئے کچھ غیر مطبوعہ قدیم مخطوطات سیرت کا جائزہ: ج۱، ص ۴۲۳-۴۳۲

مبشر حسین/عبدالکریم عثمان کا مرتبہ مجموعہ مقالات میں مختلف مطالعات:

عبدالفرید بروہی، براہوئی زبان میں سیرت نگاری-ایک مطالعہ: ۵۸۴-۶۰۳

لطف الرحمن فاروقی، بنگلہ زبان میں ادبیات سیرت کا ارتقا اور چند اہم تصانیف: ۶۰۴-۶۱۸

عبدالرؤف ظفر کے مرتبہ مجموعے میں: مجیب الرحمن، بنگلہ زبان میں سیرت نگاری کا ارتقا: ج ۲، ص۴۷۱-۴۸۲